© rasailojaraid.com

مقالات

مولانا عبدالجبار سلفی

اُمتِ مسلمہ پر آلِ رسولؐ کے حقوق

پہلا حق: محبت اور وابستگی

دنیا میں محبت کی بہت سی وجوہات ہیں، مثلاً ہم وطن ہونا، ہم جماعت ہونا، ہم پیشہ ہونا اور ہم قوم ہونا وغیرہ وغیرہ، لیکن ان وجوہات کی بنا پر کسی سے محبت کرنا، فرض ہے نہ واجب! جبکہ ایمان کی وجہ سے مؤمن بھائیوں اور بہنوں سے محبت کرنا فرض ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ﴾ (التوبہ:۷۱)

''اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں باہم ایک دوسرے کے غمگسار اور ہمدرد ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔''

اور حدیثِ نبوی ﷺ میں ہے:

«اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ» (صحیح بخاری:۲۴۴۲)

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس کی حق تلفی کرتا ہے اور نہ اسے کسی مصیبت میں گرفتار کرا سکتا ہے۔''

یہ اُخوت و محبت تو تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے اور اس میں آلِ رسول بھی شامل ہیں، لیکن ایک محبت و توقیر وہ ہے جو حضرت رسولِ مقبول ﷺ کے لئے خاص ہے، چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿إِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ (الفتح:۹)

© rasailojaraid.com

''اے نبیؐ! ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور (اس کے رسول کا) ساتھ دو اور اس کی تعظیم وتوقیر کرو۔''

اور حضرت رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ» (صحیح بخاری:۱۵)

''تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین اور بچوں اور تمام لوگوں سے پیارا نہ ہوجاؤں۔''

اور جس طرح حضرت رسولِ کریم ﷺ سے محبت رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اسی طرح آپ کے اہل بیت سے محبت کرنا بھی فرض ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحِبُّوْكُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِيْ»

(مسند احمد:۱/۲۰۸،صحیح بہ تحقیق احمد شاکر)

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک وہ تم سے اللہ کی خاطر اور میری قرابت داری کی خاطر محبت نہ کریں۔''

صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

«أذكركم الله في أهل بيتي» (رقم:۲۴۰۸)

''میں تمہیں اپنے اہل بیت کے سلسلے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔''

مذکورہ آیات واحادیث سے معلوم ہوا کہ اہل بیت، منفرد اور خصوصی محبت کے حقدار ہیں۔

دوسرا حق: ان پر درود وسلام بھیجنا

امام ابن قیم الجوزیہ دمشقیؒ جلاء الإفهام میں بیان کرتے ہیں کہ اس بات پر ائمہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ درود اہل بیت کا خاص حق ہے اور اس حق میں اُمت شامل نہیں ہے۔ اور وہ درود جس کے بغیر اہل حدیث کے ہاں کسی آدمی کی نماز مکمل نہیں ہوتی، اس میں آلِ ابراہیمؑ کی طرح آلِ محمدؐ کا بھی بار بار تذکرہ آیا ہے، چنانچہ امام مسلمؒ اپنی صحیح میں حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت سعد بن عبادہؓ کی

© rasailojaraid.com

مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ حضرت بشر بن سعدؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ

''اے اللہ کے پیارے رسولؐ! اللہ نے ہمیں آپؐ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپؐ پر کس طرح درود پڑھیں☆؟ آپؐ خاموش ہوگئے اور اتنی دیر خاموش رہے کہ ہم خواہش کرنے لگے کہ کاش اس نے سوال نہ کیا ہوتا، چنانچہ آپؐ نے فرمایا: تم کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٭ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور سلام اس طرح ہے جس طرح تم جانتے ہو۔'' (مسلم:۴۰۵)

☜ یاد رہے کہ بنوہاشم میں سے صرف وہی افراد آپ کے اہل بیت میں داخل ہیں جو اللہ کی وحدانیت اور آپ کی رسالت پر ایمان لائے اور انہوں نے اپنے عقیدہ وعمل کو شرک اور اس کے ذرائع سے پاک رکھا، ورنہ دنیا جانتی ہے کہ ابولہب خالص ہاشمی قریشی تھا اور آپ کا

☆ نبی کریم ﷺ پر درود کے لئے احادیث میں مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں جن میں بطورِ خاص آپ ﷺ کی ذرّیتؓ اور ازواجِ مطہراتؓ کو بھی درود میں شامل کیا گیا ہے۔ اور یہ احادیث صحیح بخاری ومسلم اور سنن نسائی وابوداود میں موجود ہیں۔ ان الفاظ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ درودِ نبویؐ میں بطورِ خاص اہل بیتؓ (ازواج اور ذریت) کو شامل کرنا مشروع ہے۔ (یاد رہے کہ 'ذرّیت' کا لفظ عورتوں اور بچوں کے لئے بولا جاتا ہے)

قالوا: يارسول الله كيف نصلي عليك؟ فقال رسول الله ﷺ: قولوا: «اللهم صل على محمد **وأزواجه وذريته** كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد **وأزواجه وذريته** كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد» (بخاری:۳۳۶۹، مسلم:۴۰۷)

☆ علاوہ ازیں آپ ﷺ کے اہل بیتؓ کے لئے بھی بطورِ خاص درود کے الفاظ احادیث میں موجود ہیں، البتہ اس حدیث کی صحت محدثین کے ہاں مختلف فیہ ہے (دیکھئے ضعیف ابوداود از البانیؒ:۲۰۸) حدیث یہ ہے:

عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال «من سَرَّهٗ أن يكتالَ بالمكيال الأوفىٰ إذا صلىٰ علينا أهل البيت فليقل، اللهم صل على محمد وأزواجه أمهات المؤمنين وذريته **وأهل بيته** كما صليت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد» (سنن ابوداود:۹۸۲)

ان احادیث سے جہاں اہل بیتؓ وذریتِ محمدؐ کو درود میں شامل کرنا ثابت ہوتا ہے وہاں نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ، اُمہات المؤمنین کو بھی اپنے درود وصلاۃ میں شامل کرنے کا پتہ چلتا ہے۔ (حسن مدنی)

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

سگا چچا تھا اور زانی وشرابی بھی نہ تھا، اس کے باوجود وہ اہل بیت میں داخل نہ ہوسکا۔ تو بدعمل اور مجہول النسب پیر و پروہت کس طرح اہل بیت میں داخل ہوسکتے ہیں جبکہ ان کے اعمال میں نیکی اور اتباعِ سنت کا بھی نام ونشان نہیں ملتا۔

تیسرا حق: خمس

مغنی لابن قدامہؒ اور امام ابن تیمیہؒ کے رسالہ حقوق أهل البيت میں جمہور علماے اُمت کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ بہت سی احادیثِ مبارکہ اور قرآنی آیت کی رُو سے خُمس اہل بیت کا حق ہے اور وہ آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی ثابت ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (الانفال:۴۱)

''اور جان لو! جو چیز تم کو غنیمت میں ملے، اس میں پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے اور رسولؐ کے لئے بھی اور قریبی رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے بھی۔''

ان کے علاوہ بھی اہل بیت کے بہت سے حقوق ہیں لیکن ہم پھر گزارش کرتے ہیں کہ ان کے مستحق وہی ہیں جن کا اسلام اور نسب صحیح ہو (یہ شرط نہایت اہم ہے) اور ان کے اعمال سنتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ہوں اور وہ اصحابؓ رسول کے لیے ان الفاظ سے دعا کرتے ہوں:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وِلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ﴾

چنانچہ صحیح بخاری میں آپ ؐ کا ارشاد ہے:

«يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، يَا صَفِيَّةَ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَلِيْنِى مِنْ مَالِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا» (رقم:۲۷۵۳)

© rasailojaraid.com

''اے گروہِ قریش! اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں تیرے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے ہاں تیرے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے فاطمہؓ بنتِ محمدؐ! میرے مال سے جو کچھ مانگنا چاہتی ہے، مانگ لے۔ میں اللہ کے ہاں تجھے کفایت نہیں کروں گا۔''

کنز العمال میں بحوالہ طبرانی موجود ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

« إن أهل بيتي هؤلاء يرون أنهم أولى الناس بي وليس كذلك إن أوليائي منكم المتقون من كانوا وحيث كانوا » (۵۶۵۷)

''میرے یہ اہل بیت سمجھتے ہیں کہ وہ سب لوگوں سے بڑھ کر میرے حق دار ہیں لیکن بات یوں نہیں ہے، بلکہ میرے حق دار تو متقی لوگ ہیں، وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی رہتے ہوں۔''

نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا:

''(اے گروہ قریش) تم میں سے میرے حق دار وہ ہیں جو متقی ہیں، اگر تم متقی ہوئے تو فبہا ورنہ دیکھ لو، قیامت کے دن لوگ اعمال لے کر آئے اور تم میرے پاس (دنیا اور گناہوں کا) بوجھ لے کر آئے تو تم سے منہ پھیر لیا جائے گا۔'' (کنز العمال: ۵۶۵۸،۵۶۵۹)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

لعمرك ما الانسان إلا بدينه فلا تترك التقوىٰ اتكالا على النسب

لقد رفع الاسلام سلمان فارس وقد وضع الشرك النسيب أبا لهب

(جامع العلوم والحکم)

''تیری عمر کی قسم! انسان جو کچھ ہے وہ اپنے دین کی وجہ سے ہی ہے۔ لہٰذا نسب پر بھروسہ کر کے تقویٰ کو ہاتھ سے گنوا نہ بیٹھنا۔ دیکھئے! اسلام نے فارس کے سلمانؓ کو بلند کر دیا ہے اور شرک نے ابولہب کو بلند نسب ہونے کے باوجود ذلیل وخوار کر دیا ہے۔''

'صحابہ اور اہل بیت کے باہمی تعلقات محبت' پر ایک مختصر کتاب ادارہ محدث نے شائع کی ہے جس میں ان کے آپس میں کلماتِ محبت، باہمی شادیاں اور رشتہ داریوں کے نقشے، ائمہ اہل سنت وائمہ اہل بیت کے کلماتِ توصیف واعتراف جمع کئے گئے ہیں۔ منافرت کے جذبات مٹانے اور اتحادِ امت کیلئے یہ کتاب انتہائی مفید ہے۔
قیمت ۴۰ روپے علاوہ ڈاک خرچ ❀ ادارۂ محدث سے بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

© rasailojarardu.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا ایک مکالمہ

اہل السنہ کے سرخیل حضرت امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے چنگیزی گورنر نے پوچھا کہ تمہارا یزید کے متعلق کیا خیال ہے؟

میں نے کہا: نہ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اور نہ ہی اُسے گالی دیتے ہیں کیونکہ وہ کوئی اتنا نیک نہیں تھا کہ ہم پر اس سے محبت رکھنی واجب ہوتی اور ہم کسی مسلمان کو نام لے کر گالی بھی نہیں دیتے۔

اس نے کہا: کیا تم اس پر لعنت نہیں کرتے؟ کیا وہ ظالم نہیں تھا؟ کیا اس نے حضرت حسینؓ کو قتل نہیں کیا تھا؟ میں نے جواب دیا: جب ہمارے سامنے حجاج اور اس طرح کے دیگر ظالموں کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہم ایسے ہی کہتے ہیں، جیسے قرآن میں ہے:

﴿أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾ (ہود:۱۸)

اور ہم نام لے کر کسی پر لعنت کرنے کو پسند نہیں کرتے البتہ جس (بدبخت) نے سیدنا حسینؓ کو قتل کیا یا جس نے ان کے قتل پر معاونت کی، یا وہ ان کے قتل پر خوش ہوا تو اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے فرض اور نفل کو قبول نہ فرمائے۔

اس نے کہا: کیا تم اہل بیت سے محبت نہیں کرتے؟

میں نے کہا: اہل بیت سے محبت رکھنا ہم پر فرض ہے اور اس محبت پر اجر بھی دیا جائے گا، کیونکہ صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا:

«أذكركم الله في أهل بيتي» (رقم:۲۴۰۸)

''میں تمہیں اپنے اہل بیت کے سلسلے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔''

اور ہم نمازوں میں ہر روز آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر درود پڑھتے ہیں۔

اُس نے کہا: جو کوئی اہل بیت سے بغض رکھے تو؟

میں نے جواب دیا: ان سے بغض رکھنے والے پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ اس کے فرض اور نفل کبھی قبول نہ کرے۔

(مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن تیمیہؒ: ص ۴۸۸)

www.KitaboSunnat.com